روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 22-اپریل 2014ء 21 جمادی الثانی 1435 ہجری 22 شہادت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 91

چشمۂ توحید

کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمہ توحید پر از جاں نِثار

باغ میں مِلت کے ہے کوئی گل رعنا کھلا
آئی ہے باد صبا گلزار سے مستانہ وار

آرہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

(درثمین)

خداتعالیٰ کی ہستی، توحید باری تعالیٰ، زندہ خدااوراس سے زندہ تعلق کے بارے میں حضرت مسیح موعود کے بصیرت افروز ارشادات

خداتعالیٰ تمام صفات کاملہ کا مجمع، تمام قدرتوں کا مظہراور تمام فیوض کا سرچشمہ ہے

سچی توحید باری تعالیٰ آنحضرت ﷺ کی ذات سے ھی میسر آسکتی ھے اور اسی سے انسان کی نجات ھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 18-اپریل 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18/اپریل 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔حضور انور نے خداتعالیٰ کی ہستی، توحید باری تعالیٰ اوراس کے زندہ وجود ہونے کے بارے میں حضرت مسیح موعود کے ارشادات بیان فرمائے۔حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خدا آسمان وزمین کا نور ہے، اس کا فیض عام ہر چیز پر محیط ہورہا ہے، وہی تمام فیوض کا مبدء ہے، تمام انوار کا علت العلل اور تمام رحمتوں کا سرچشمہ ہے۔وہی ہے جس نے ہر ایک چیز کو ظلمت خانہ عدم سے باہر نکالا اور خلعت وجود بخشا اور دنیا میں ہر چیز اسی کے فیضان سے وجود پذیر ہے۔خدا اپنے عدد میں ایک ہے، وہ صمد ہے اور لم یلد اور و لم یولد ہے۔خداتعالیٰ ہر قسم کے شرک سے پاک اور منزہ اور وحدہٗ لاشریک ہے۔خدا ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔اس کے کاموں میں کوئی اس کی برابری کرنے والا نہیں۔اس کی ذات اور صفات میں کوئی اس کا مثل نہیں۔یہ توحید ہے جو قرآن نے سکھلائی ہے جو مدار ایمان ہے۔حضور انور نے قرآن شریف میں مذکور خداتعالیٰ کی مختلف صفات کی وضاحت بیان فرمائی۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خدا امن کا بخشنے والا اور اپنے کمالات اور توحید پر دلائل قائم کرنے والا ہے۔سچے خدا کا ماننے والا کسی مجلس میں شرمندہ نہیں ہو سکتا اور نہ خدا کے سامنے شرمندہ ہوگا کیونکہ اس کے پاس زبردست دلائل ہوتے ہیں۔پھر آپ فرماتے ہیں کہ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام پاک قدرتوں کا اور مبدء ہے تمام مخلوق کا اور سرچشمہ ہے تمام فیضوں کا اور مالک ہے تمام جزاء سزا کا اور مرجع ہے تمام امور کا اور نزدیک ہے باوجود دوری کے اور دور ہے باوجود نزدیکی کے۔وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے۔اور سب چیزوں سے زیادہ پوشیدہ ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس سے کوئی زیادہ ظاہر ہے۔وہ زندہ ہے اپنی ذات سے اور ہر ایک چیز اس کے ساتھ زندہ ہے۔وہ قائم ہے اپنی ذات سے اور ہر ایک چیز اس کے ساتھ قائم ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں اب خداتعالیٰ تک پہنچنے کے لئے ایک ہی راستہ ہے اور وہ راستہ آنحضرت ﷺ کی ذات ہے۔پھر آپ فرماتے ہیں کہ اس قادر اور سچے اور کامل خدا کو ہماری روح اور ہمارا ذرہ ذرہ وجود کا سجدہ کرتا ہے جس کے ہاتھ سے ہر ایک ذرہ مخلوقات کا مع اپنی تمام قویٰ کے ظہور پذیر ہوا۔اور ہزاروں درود اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں اس پاک نبی محمد مصطفی ﷺ پر نازل ہوں جس کے ذریعے سے ہم نے وہ زندہ خدا پایا جو آپ کلام کر کے اپنی ہستی کا آپ ہمیں نشان دیتا ہے اور آپ فوق العادت نشان دکھلا کر اپنی قدیم اور کامل طاقتوں اور قوتوں کا ہم کو چمکنے والا چہرہ دکھاتا ہے۔سو ہم نے ایسے رسولؐ کو پایا جس نے خدا کو ہمیں دکھلایا اور ایسے خدا کو پایا جس نے اپنی کامل طاقت سے ہر یک چیز کو بنایا۔وہ ہمارا سچا خدا بے شمار برکتوں، قدرتوں اور حسن واحسان والا ہے، اس کے سوا اور کوئی خدا نہیں۔فرماتے ہیں کہ توحید باری تعالیٰ میسر نہیں آسکتی جب تک ایک روحانی وسیلہ نہ ہو اور روحانی وسیلہ آنحضرت ﷺ کی ذات ہے اور اسی سے انسان نجات پاسکتا ہے۔اے نادانو جب تک خدا کی ہستی پر کامل یقین نہ ہو اس کی توحید پر کیونکر یقین ہوسکتا ہے۔پس یقیناً سمجھو توحید یقینی نبی کے ذریعے ہی مل سکتی ہے۔جیسا کہ ہمارے نبی ﷺ نے عرب کے دہریوں اور بت پرستوں کو ہزارہا آسمانی نشان دکھلا کر خداتعالیٰ کے وجود کا قائل کر دیا۔پس پاک اور کامل توحید صرف آنحضرت ﷺ کے ذریعے ہی مل سکتی ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں۔ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے، ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔اے محرومو! اس چشمے کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس زندہ خدا کا پیغام دنیا کو پہنچانے والے ہوں۔اور ہم خود بھی اس خدا سے زندہ تعلق پیدا کرنے والے ہوں۔اس کی تعلیم پر عمل اور اس کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں اور اس کی صفات کا صحیح ادراک حاصل کرنے والے ہوں۔اور ہماری نسلیں بھی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے شرک سے ہر طرح محفوظ رہیں۔آمین

سکیم مطالعہ

روحانی خزائن جلد نمبر 18

سکیم مطالعہ روحانی خزائن جلد 18 مورخہ 5/اپریل 2014ء کو روزنامہ الفضل میں شائع ہوئی تھی جو سابقہ روحانی خزائن ایڈیشن کے مطابق تھی۔ نئے شائع شدہ کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن میں روحانی خزائن جلد 18 میں دو نئی کتابیں (گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے اور عصمت انبیاء علیہم السلام) شامل کی گئی ہیں۔ اب سکیم بمطابق کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن پیش خدمت ہے۔

☆ رواں سال مطالعہ کے لئے روحانی خزائن جلد 18 مقرر ہوئی ہے۔روحانی خزائن جلد 18 میں مندرجہ ذیل کتب شامل ہیں۔

اعجاز المسیح، ایک غلطی کا ازالہ، دافع البلاء، الھدیٰ، نزول المسیح، گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے اور عصمت انبیاء علیہم السلام۔ان کتب میں سے اعجاز المسیح اور الھدیٰ عربی کتب ہیں۔اعجاز المسیح کا ترجمہ شائع ہوچکا ہے۔الھدیٰ عربی کتاب کے علاوہ باقی تمام کتب شامل ہیں۔

☆ شروع سال سے ہی اس کتاب کے مطالعہ کا ہر روزہ معمول بنالیں۔کوشش کریں کہ آپ کی ذاتی کتاب آپ کے پاس موجود ہو۔کتاب کے مشکل الفاظ معانی بھی الفضل اور کتابی صورت میں شائع کردیئے جائیں گے۔

☆ اپریل 2014ء سے ہم نے مطالعہ کا آغاز کردیا ہے اور ہر روز 10 صفحات کا مطالعہ کرنا ہے۔الھدیٰ کے علاوہ بقیہ کتب کے 569 صفحات ہیں اگر 10 صفحے روزانہ پڑھے جائیں تو دو ماہ میں کتاب مکمل ہوجائے گی۔پھر دہرائی اور اس کے امتحانات ہوں گے۔

☆ اس طرح جون تک روحانی خزائن کی 18 ویں جلد مکمل ہوجائے گی۔پھر کتاب کی دہرائی ہوگی۔اس دوران کتاب کی فرہنگ اور تعارف مہیا

باقی صفحہ 8 پر

خطبہ جمعہ

برطانیہ میں جماعت احمدیہ کے قیام پر سو سال مکمل ہونے پر جماعت احمدیہ یوکے کے زیر اہتمام لندن کے تاریخی گلڈ ہال میں منعقدہ مذاہب عالم کانفرنس میں مختلف مذاہب کے نمائندگان کی شرکت اور ''اکیسویں صدی میں خدا تعالیٰ کا تصور'' کے موضوع پر اظہار خیال، ملکہ برطانیہ، وزیر اعظم برطانیہ اور دیگر سیاسی و مذہبی نمائندوں کے خصوصی پیغامات کا مختصر تذکرہ

☆...... میں جس آسمانی کتاب کو مانتا ہوں وہ قرآنِ کریم ہے۔ اور وہ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ خدا تعالیٰ انبیاء کو بھیج کر اس بات کو رائج کرنا چاہتا ہے کہ انسان روحانیت کے اعلیٰ معیار قائم کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرے اور اُس کا حق ادا کرے۔ اسی طرح اعلیٰ اخلاق کے معیار قائم کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا کرے۔

☆...... میں اور جماعت احمدیہ یہ ایمان رکھتی ہے کہ مسیح موعود بانیٔ جماعت احمدیہ کی صورت میں آ گئے اور اپنے ماننے والوں میں حقیقی دین کی تعلیم کو رائج فرما دیا۔ ایک جماعت قائم کر دی جو حقیقی دین پر عمل کر رہی ہے اور کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ مسیح موعود جو دین کے احیائے نو کے لئے آئے، اُن کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کی تائیدات ہیں۔

☆...... بانیٔ جماعت احمدیہ نے ہم میں یہ ادراک پیدا فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کی باتیں کوئی پرانے قصے نہیں ہیں بلکہ خدا تعالیٰ آج بھی زندہ ہے اور اپنے نیک بندوں سے بولتا اور نشان دکھاتا ہے۔ پس دنیا اس طرف توجہ دے اور اپنی غلطیوں کا الزام خدا اور مذہب کو نہ دے بلکہ اپنے گریبان میں جھانکے۔

دین حق کی نمائندگی میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز نہایت جامع اور پُر اثر خطاب

❁ یہ خیال کہ اتنے سارے مذاہب ایک ہی چھت کے نیچے اس طرح اکٹھے ہو سکتے ہیں ہمارے ایمانوں میں اضافہ کا باعث ہے۔

❁ امام جماعت احمدیہ کا پیغام امن اور ایک دوسرے کو سمجھنے کے متعلق ہے۔ نیز یہ کہ دنیا کے تمام مذاہب کو ایک دوسرے سے تبادلہ خیالات کرنا چاہئے۔

❁ امام جماعت احمدیہ نے بڑے واشگاف الفاظ میں یہ ثابت کیا ہے کہ دین اور قرآن کی تعلیمات تشدد کی بجائے امن کے قیام پر زور دیتی ہیں۔

❁ ہمیشہ کی طرح اس کانفرنس کی بہترین تقریر جماعت کے خلیفہ کی تھی۔ یقیناً مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اکٹھا کر دینا اور ان سے ان کے مذہب کی بات سننا ایک بہت ہی جرأت مندانہ اور قابلِ قدر اقدام ہے۔ یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔

❁ اس قسم کی تقریبات کو عالمی سطح پر مذہبی اور نظریاتی کمیونٹیز میں بھرپور پذیرائی ملنی چاہئے۔ (تقریب میں شامل مہمانوں کے تاثرات)

پاکستان اور سیریا کے احمدیوں اور ان سب لوگوں کے لئے جو امن کے خواہاں ہیں دعا کی خاص تحریک۔ اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کی حفاظت فرمائے عمومی طور پر دنیا کے لئے بھی دعا کی تحریک، جو حالات اب پیدا ہو رہے ہیں لگتا ہے کہ یہ جنگ کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہے ہیں، ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم ان کے لئے بہت زیادہ دعائیں کریں

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 7 مارچ 2014ء بمطابق 7 امان 1393 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔ لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تقریباً تین ہفتے پہلے جماعت احمدیہ یوکے نے برطانیہ میں جماعت کے سو سال مکمل ہونے پر ایک تقریب منعقد کی تھی جس میں مختلف مذاہب کے علماء یا نمائندوں کو دعوت دی گئی تھی کہ وہ اپنی اپنی مقدس کتب پر بنیاد رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ اور مذہب کے تصور کی تعلیم کو پیش کریں اور یہ کہ اکیسویں صدی میں خدا تعالیٰ کا کردار اور خدا تعالیٰ کی کیا ضرورت ہے۔ بہر حال اس میں ظاہر ہے (دین حق) کی نمائندگی تو ہونی تھی اور جماعت نے کرنی تھی اور میں نے کی۔ اس کے علاوہ یہودی، عیسائی، بدھ مت، دروزی، ہندومت وغیرہ کی بھی نمائندگی تھی جنہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور زرتشتی اور سکھوں کی نمائندگی بھی تھی۔ مختلف مذاہب کے لوگ وہاں موجود تھے۔ اسی طرح بہائی وغیرہ بھی موجود تھے۔

اس کے علاوہ بعض سیاستدانوں اور ہیومن رائٹس ایکٹوسٹس (Activists) جو ہیں اُن کو بھی اپنے خیالات (کے اظہار) کا موقع دیا گیا اور یہ تقریب یہاں کے سب سے بڑے پرانے اور روایتی ہال جس کا نام Guildhall ہے، وہاں منعقد ہوئی۔ یہ عمارت 1429ء یا بعض روایات ہیں کہ اس سے بھی پہلے کی تعمیر ہوئی ہوئی عمارت ہے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ لندن کی پرانی ترین دو عمارتوں میں سے ایک ہے۔ بہر حال اس کی ایک تاریخی حیثیت ہے۔ ایم ٹی اے پر یہ پروگرام دکھایا بھی جا چکا ہے اور آپ نے بھی یہ دیکھا ہوگا۔ لیکن جہاں تک اس کی تاریخی حیثیت کا سوال ہے امید ہے جب الفضل میں رپورٹ شائع ہوگی تو اس میں اس کا ذکر بھی ہو جائے گا۔ میرا مقصد اس وقت اس کی تاریخ بیان کرنا نہیں۔ یہ مختصر تعارف تھا۔ اصل مقصد یہ ہے کہ جو تقریب منعقد ہوئی اُس کے بارے میں کچھ

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

بتاؤں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ ایم ٹی اے پر دکھائی جا چکی ہے اور اردو میں بھی مقررین اور میرے خطاب کا ترجمہ امید ہے آ گیا ہوگا، مَیں نے دیکھا تو نہیں۔ لیکن پاکستان سے مجھے یہ مطالبہ آیا کہ بہتر ہوگا کہ اس بڑے فنکشن کی تفصیل یا اس کے بارے میں کچھ حد تک ذکر مَیں اپنے خطبے میں کروں، جس طرح اپنے دوروں کے بارے میں بھی بیان کرتا ہوں تا کہ سننے والے بہتر سمجھ سکیں اور زیادہ اُن کو اس کی اہمیت کا زیادہ اندازہ بھی ہو اور فائدہ بھی اٹھا سکیں۔ ایم ٹی اے پر بعض پروگرام بعض لوگ دیکھتے بھی نہیں۔ یہاں بھی کل ہی مَیں دیکھ رہا تھا ایک خط میں ذکر تھا کہ مَیں نے فلاں اخبار میں اس تقریب کی کارروائی پڑھی حالانکہ ایم ٹی اے پر آ چکی تھی۔

خطبے بہرحال لوگ زیادہ بہتر سنتے ہیں، اس لئے میں اس کا مختصراً ذکر کروں گا لیکن بہتر یہی ہے کہ اس کو جب بھی ایم ٹی اے پر آئے، احمدیوں کو دیکھنا چاہئے۔ ایک اچھی بھرپور قسم کی تقریب تھی۔

اس وقت میں مختصراً مقررین کے چند فقرات پیش کروں گا۔ اور جو مَیں نے کہا، اُس کا خلاصہ آپ کو بتاؤں گا۔ اور اس کے علاوہ مہمانوں کے، لوگوں کے، غیروں کے جو تاثرات تھے، وہ بھی بتاؤں گا تا کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا جس سے اظہار ہوتا ہے، وہ سامنے آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برتری، (دین) کی برتری جو آپ کے عاشقِ صادق کے ذریعہ دنیا پہ ظاہر ہو رہی ہے اُس کا دنیا کو پتا لگے، ہمیں پتا لگے۔

اس فنکشن کے ضمن میں مَیں پہلی بات یہ بھی کہوں گا اس سے پہلے کہ باقی تفصیلات بیان کروں کہ یوکے جماعت کی انتظامیہ جنہوں نے اتنا بڑا اور اہم فنکشن کیا، اُن کو جس طرح اس فنکشن سے پہلے فنکشن کی تشہیر کرنی چاہئے تھی اُس طرح نہیں کی اور اس بات پر خوش ہو گئے کہ ہم فنکشن کر رہے ہیں اور اتنے لوگ آئیں گے۔ حالانکہ یہ موقع تھا کہ جماعت کے وسیع پیمانے پر تعارف اور (دین) کی خوبصورت تعلیم کے پرچار کا زیادہ سے زیادہ لوگوں کو بتایا جاتا۔ اگر پریس سے صحیح رابطہ ہوتا تو جو کوشش اب امیر صاحب اور اُن کی ٹیم کر رہی ہے، خبریں لگوا رہے ہیں، یہ خود بخود لگتیں اور اس سے بہتر طریق پر لگتیں۔ **آجکل تو پریس پیغام پہنچانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس بارے میں دنیا کے اکثر ممالک کی جماعتوں میں جس طرح کام ہونا چاہئے تھا، وہ نہیں ہو رہا اور کمزوری دکھائی جاتی ہے۔** اب امریکہ میں کچھ عرصے سے کچھ بہتری پیدا ہوئی ہے، اللہ کے فضل سے اچھا کام کر رہے ہیں۔ افریقہ میں گھانا اور سیرالیون میں اس بارے میں اچھا کام ہو رہا ہے۔ اور بعض افریقن فرانکوفون ممالک جو ہیں اُن میں بھی اس طرف توجہ ہوئی ہے۔

بہرحال ہر سطح پر میڈیا تک ہماری رسائی ہونی چاہئے تا کہ اس تعارف کے ساتھ جو جماعت احمدیہ کا تعارف ہے، (دین) کی خوبصورت تعلیم دنیا کو پتا لگے اور (دعوت الی اللہ) میں تیزی آئے۔ یہ بھی (دعوت الی اللہ) کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس طرف جماعتوں کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

اب میں اس کی کارروائی کے بارے میں مختصراً بیان کرتا ہوں۔ بعض مقررین نے بڑی اچھی باتیں بھی کیں۔ اللہ کرے جو کچھ انہوں نے کہا وہ اُن کے دل کی آواز ہو اور اس پر عمل بھی کریں۔

پہلے ایک ہندو کونسل جو یہاں ہے اُس کے چیئر مین ہمیش چندر شرما صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ آج کا عنوان بہت دلچسپ ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم سب اس بات پر متفق ہیں کہ اس کائنات میں خدا کا وجود ہے۔ دوسری بات جو بڑی واضح ہے وہ یہ ہے کہ سیاسی لیڈر اور دیگر نظام دنیا میں امن قائم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ ہر طرف جھگڑے اور فساد برپا ہیں اور عوام کا سیاستدانوں سے اعتماد اُٹھ گیا ہے۔ اسی لئے میرے خیال میں وقت آ گیا ہے کہ ہم انسانیت کی بہتری کے لئے دوبارہ مذہب کی طرف رُخ کریں، ہمیں اپنے مذہب کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنا ہوگا اور پھر یہ کہتے ہیں کہ سب سے ضروری بات یہ ہے کہ ہم اپنے لوگوں کو صرف نصیحتیں ہی نہ کرتے چلے جائیں بلکہ اپنے نمونے بھی پیش کرنے والے ہوں۔ اور یہی حقیقت ہے۔ اللہ کرے کہ یہ مقرر بھی جو کچھ انہوں نے کہا اُس پر عمل کرنے والے ہوں۔

پھر دلائی لامہ کا پیغام، بدھ مت کے رہنما جو یہاں لندن میں ہیں، انہوں نے اُن کی نمائندگی میں پڑھا۔ وہ کہتے ہیں کہ تمام مذاہب اپنے پیروکاروں کو باہم محبت، رواداری اور صبر و سکون کا درس دیتے ہیں۔ اس لئے خواہ اُن کے عقائد ہمارے عقائد سے مختلف ہی کیوں نہ ہوں ہمیں اُن کی عزت کرنی چاہئے۔ ہر سچے مذہب نے اپنے اپنے وقت میں انسانیت کو اعلیٰ اقدار سے نوازا ہے۔ آئندہ زمانے میں بھی یہی مذہبی قدریں ہمیں دنیا میں امن، ہم آہنگی اور مفاہمت پیدا کرنے اور ایک دوسرے کے شانہ بشانہ زندگی گزارنے کے لئے مشعل راہ ثابت ہوں گی۔ ہم سب پر واجب ہے کہ خلوصِ نیت کے ساتھ اپنی روزمرہ زندگی میں اُن اعلیٰ اخلاق پر کاربند ہو جائیں جن کی تعلیم ہمارا مذہب ہمیں دیتا ہے۔ بہرحال یہ باتیں اُن کی بڑی صحیح ہیں۔

کہتے ہیں کہ مذہب کے نام پر فساد تب برپا ہوتا ہے جب لوگ مذہب کی اصل غرض و غایت کو سمجھ نہیں پاتے۔ کہتے ہیں، کچھ وقت سے مجھے خیال آ رہا تھا کہ ہمیں مل کر ایسے اقدامات کرنے چاہئیں جن کے ساتھ عالمی مذہبی برادری کو اکٹھا کیا جا سکے تا کہ آپس میں مفاہمت ہو اور یگانگت کی فضا پیدا ہو اور دنیا میں امن کا قیام ممکن ہو سکے۔ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ (-) کی طرف سے برطانیہ میں 11 فروری 2014ء کو منعقد ہونے والی مذہبی عالمی کانفرنس کو منعقد کرنے کے جرأت مندانہ اقدام کو سراہتا ہوں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اس قسم کے جلسے بہت دُوررَس نتائج کے حامل ہوتے ہیں۔

بہرحال اکثر مقررین نے ایسی باتیں کی ہیں جن کی اس وقت زمانے کو ضرورت ہے۔

پھر دروزی کمیونٹی کے روحانی پیشوا شیخ موفّق صاحب کہتے ہیں کہ ہم ایک ایسی قوم ہیں جن کے ارضِ مقدس میں بسنے والے تمام مذاہب کے ساتھ مضبوط تعلقات ہیں۔ (یہ کمیونٹی زیادہ تر فلسطین اور اسرائیل وغیرہ کے علاقے میں ہے، ویسے شام میں بھی ہے) کہتے ہیں کہ ارضِ مقدس وہ سرزمین ہے جہاں بہت سے مذاہب نے جنم لیا اور وہیں سے بہت سے انبیاء کا روحانی سفر شروع ہوا۔ پھر کہتے ہیں کہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم نے تمہیں نَر اور مادہ سے پیدا کیا اور پھر قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے بہتر اور معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا اور ہمیشہ باخبر ہے۔ یہ سورۃ الحجرات آیت 14 ہے جو انہوں نے پڑھی۔

اور کہتے ہیں کہ مَیں امام جماعت احمدیہ کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اور اُن کی جماعت نے مجھے اس کانفرنس میں شمولیت کی دعوت دی اور مَیں جماعت احمدیہ کے برطانیہ میں سو سال پورے ہونے کی خوشی میں منعقد کی جانے والی اس شاندار کانفرنس کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ہماری دروز کمیونٹی کے ارضِ مقدس میں جماعت احمدیہ کے ساتھ بہت دوستانہ مراسم ہیں۔ ہمیں آپ کی طرف سے دعوت ملنے پر خوشی ہے۔ آئیں ہم سب مل کر ظلم اور تشدد کی مذمت کریں اور محبت کے وہ بیج بوئیں جن سے صرف مشرق میں ہی نہیں بلکہ تمام عالَم میں محبت کے چشمے پھوٹ پڑیں۔

پھر کیتھولک چرچ کے بشپ کیون مکڈونلڈ نے کہا کہ مجھے مذاہبِ عالم کی اس کانفرنس میں شمولیت کر کے اور کیتھولک چرچ کی نمائندگی میں اپنی تقریر پیش کر کے انتہائی خوشی ہو رہی ہے۔ اس وقت دنیا کو اس قسم کے جلسوں کی شدید ضرورت ہے۔

پھر اس کے بعد انہوں نے جناب کارڈینل پیٹر ٹرکسن جو پوپ کی کیبنٹ میں ہیں اور کونسل فار جسٹس اینڈ پیس کے پریذیڈنٹ بھی ہیں، اُن کا پیغام پڑھ کر سنایا کہ مَیں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کی برطانیہ میں صد سالہ قیام کے سلسلہ میں منعقد کی جانے والی اس تقریب میں آپ سے مخاطب ہوں۔ اس محفل کی خاص بات یہ ہے کہ دنیا بھر سے مختلف مذاہب کے نمائندگان اکٹھے ہو کر دنیا میں امن کے قیام کے لئے بات کر رہے ہیں۔

اس کے بعد...... کے ایک ربائی (Rabbai) ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ہم جس معاشرے میں رہ رہے ہیں وہاں ظاہری ترقی کو ایک بہت بلند کامیابی تصور کیا جاتا ہے۔ اور امیروں اور غریبوں کے درمیان معاشی فرق خوفناک حد تک بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ ترقی اور آسائش کے نام پر ہم دنیا کی نعمتوں کو اسراف کی حد تک خرچ کرتے جا رہے ہیں۔ تازہ پانیوں کو گندہ کر رہے ہیں۔ جنگلات کو تباہ کر رہے ہیں۔ ہم

جس دور میں رہ رہے ہیں یہاں ہر طرف مذہبی اور سیاسی کشمکش جاری ہے اور فساد برپا ہے۔ خدا تعالیٰ کا نام اور اس کی دی ہوئی ہدایت کو پامال کیا جارہا ہے اور اس سب کارروائی کو سمجھداری اور مصلحت اور سیاسی مجبوریوں کا نام دے دیا جاتا ہے۔ آیئے ہم سب مل کر اس کے خلاف کام کریں۔

اللہ کرے کہ یہ جو ان کی باتیں ہیں وہ ان کے جو سربراہانِ حکومت ہیں اُن کو بھی سمجھ آنے والی ہوں اور یہ لوگ اُن کو بتانے والے بھی ہوں۔

بعض سیاسی لوگوں کے بھی پیغامات تھے اور خطاب تھے۔

گھانا کے صدرِ مملکت کا پیغام اُن کے ایک ہائی کمشنر نے پڑھ کر سنایا، ویسے اُن کے ایک نمائندے بھی وہاں آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے لکھا کہ ہمیں اس موقع پر ایک مرتبہ پھر یہ باور کرایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر دنیا میں بھیجے جنہوں نے دنیا میں موجود تمام رنگ و نسل کے لوگوں کو بلاتفریق یہ پیغام دیا کہ انسان کو پُرعزم، منظم اور باہمی رواداری کے طریقوں سے زندگی گزارنی چاہئے۔ اور پھر اپنا لکھا ہے کہ گھانا میں نیشنل پیس کونسل کا قیام ہوا ہے اور مذہبی رواداری ہے اور ہر ایک کو نمائندگی حاصل ہے۔

پھر یہاں کی بیرونس سعیدہ وارثی صاحبہ ہیں۔ یہ بھی آئی ہوئی تھیں۔ یہ کہتی ہیں آج اس عظیم الشان ہال میں جلسہ مذاہبِ عالم کے لئے جمع ہونے والے معزز مہمانوں کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کرنا میرے لئے ایک اعزاز ہے۔ یہ کانفرنس جماعت احمدیہ کی وسعتِ حوصلہ، کشادہ دلی، کشادہ نظری اور اعلیٰ ظرفی کی آئینہ دار ہے کہ آپ لوگوں نے عالمی نوعیت کی ایک ایسی تقریب کا انعقاد کیا ہے جس میں صرف اپنی جماعت کے عقائد پیش کرنے کی بجائے تمام مذاہب کے نمائندگان کو اپنا اپنا نقطۂ نظر پیش کرنے کی دعوت دی ہے۔ ہمیں برطانیہ کے طول و عرض میں محض انسانیت کی بنیاد پر جماعت احمدیہ کی طرف سے کئے گئے فلاحی کاموں کے اثرات نظر آتے ہیں۔ پھر کہتی ہیں اس جلسے کے کامیاب انعقاد سے یہ بھی ثابت ہو گیا ہے کہ دنیا بھر کے مذاہب مل بیٹھ کر متحد ہو کر بین المذاہب ہم آہنگی کی طرف قدم بڑھانے کے لئے تیار ہیں۔ اس کانفرنس میں شمولیت میرے لئے بہت اعزاز کی بات ہے۔

امریکہ کی کمیشن آن انٹرنیشنل ریلیجس فریڈم (USCIRF) کی وائس چیئرمین، ڈاکٹر کیٹرینا ہیں۔ ان کا جماعت سے بڑا پرانا تعلق ہے۔ یہ کہتی ہیں کہ آج آپ کے ساتھ شامل ہونے کا جو موقع مجھے مل رہا ہے، اس پر میں بہت خوشی اور اعزاز محسوس کر رہی ہوں۔ اور آپ کی جماعت کے برطانیہ میں قیام پر سو سال پورے ہونے کے موقع پر آج کی تقریب میں حاضر ہوں۔ (یہ امریکہ سے خاص طور پر اس مقصد کے لئے آئی تھیں) کہتی ہیں آج کی تقریب باہمی رواداری اور مذہبی آزادی کی اعلیٰ قدروں کی پہچان کے لئے منعقد کی گئی ہے۔ اور یہ اوصاف ہی دراصل آپ کی جماعت کے بنیادی اصول ہیں۔ آپ لوگ یعنی جماعت احمدیہ اس بات کا جیتا جاگتا ثبوت ہیں کہ مذہب کا امن، باہمی افہام و تفہیم اور آزادی سے چولی دامن کا ساتھ ہے۔ گزشتہ صدی کو جب ہم دیکھتے ہیں تو ایک بہت خوبصورت نظارہ نظر آتا ہے جس میں کچھ ایسی ہستیاں دکھائی دیتی ہیں جو نیکی اور پاکیزگی کی شمعیں روشن کر کے اندھیروں کو دُور کرنے کی جدوجہد میں لگے رہے۔ پھر انہوں نے دوسروں کی کچھ مثالیں دی ہیں۔ لیکن بہر حال پھر آخر میں وہ کہتی ہیں کہ بیسویں صدی میں ہم آپ کی جماعت کو دیکھتے ہیں کہ کس طرح آپ تمام دنیا میں لوگوں کے ساتھ ہونے والے مظالم کے خلاف آواز اُٹھا رہے ہیں۔

یہاں یہ غلطی پر ہیں۔ اصل میں تو یہ انیسویں صدی سے ہے جو حضرت مسیح موعود کی آمد کے وقت تھی۔ اُس وقت سے ہی جماعت احمدیہ ظلم کے خلاف آواز اُٹھا رہی ہے اور یہ سب کچھ حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے مطابق ہے۔ ان کو یہاں بیسویں صدی نہیں بلکہ انیسویں صدی، کہنا چاہئے تھا۔

بہر حال کہتی ہیں کہ بیسویں صدی میں ہم آپ کی جماعت کو دیکھتے ہیں کہ کس طرح آپ تمام دنیا میں لوگوں کے ساتھ ہونے والے مظالم کے خلاف آواز اُٹھا رہے ہیں۔ ہم آپ کی طرح رواداری اور انصاف کے علمبردار ہیں۔ اور آپ کی طرح ہم بھی اس معاشرے کا قیام چاہتے ہیں جہاں مختلف عقائد رکھنے والے تمام لوگ مل جل کر رہیں۔ ایک دوسرے کی باتیں سنیں اور ہم ایک دوسرے کی بات اس وقت تک نہیں سن سکتے جب تک ہم ایک دوسرے کے لئے عزت و احترام کے جذبات نہ رکھتے ہوں۔ میں اس بات کی قدر کرتی ہوں کہ جماعت احمدیہ باہمی رواداری کا سبق دیتی ہے۔ ہم سب کو اپنے عقائد پر عمل کرنے کی آزادی ہونی چاہئے۔ نیز یہ کہ جب ہم آپس میں تبادلہ خیال کریں تو وہ برابری، انصاف اور انسانیت کی اقدار کو مدّنظر رکھ کر کیا جائے۔ میری یہ خواہش ہے کہ ہم سب اس مقصد کے حصول کے لئے اپنے پورے دل اور اپنی پوری جان سے کوشش کرنے والے بن جائیں۔

اللہ کرے کہ یہ بڑی طاقتیں بھی اس چیز کو سمجھنے والی ہوں۔

وزیراعظم برطانیہ کا پیغام یہاں کے اٹارنی جنرل رائٹ آنریبل ڈومینک گریو (Rt. Hon. Dominic Grieve) نے پڑھا تھا لیکن اس سے پہلے انہوں نے اپنی باتیں کیں۔ کہتے ہیں کہ پیغام پڑھنے سے پہلے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس کانفرنس کے اعتبار سے جگہ کا انتخاب بھی موزوں ترین ہے۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں سے انگریزوں میں بحیثیت ایک قوم کے وسعتِ نظری نے جنم لیا اور انہوں نے دنیا کی طرف نظریں اُٹھا کر دیکھنا شروع کیا۔ آج ہم سب کا اس اجلاس کے لئے یہاں اکٹھا ہونا بھی اسی کا مرہونِ منت ہے۔ آج کا جلسہ ایک منفرد نوعیت کا جلسہ ہے۔ ایک عیسائی ہونے کے ناطے میرا یہ تجربہ ہے کہ ایسا شخص جو کسی بھی مذہب کا پیروکار ہو، ایک لامذہب آدمی کی نسبت دوسرے مذہب کے ماننے والوں کے احساسات و جذبات کو بہتر طور پر سمجھ سکتا ہے۔ اللہ کرے کہ ان کی یہ بات صحیح ہو۔ سمجھنے والے ہوں۔

پھر وزیراعظم کا پیغام انہوں نے پڑھا کہ میں احمدیہ (-) جماعت کو دنیا میں امن کے قیام کے لئے مختلف مذاہب کے نمائندگان کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں جماعت احمدیہ کی انگلستان میں بے مثال خدمتِ خلق کو سراہتا ہوں۔ آپ لوگ ایک طرف ملک کے طول و عرض میں بین المذاہب کانفرنسز کا انعقاد کرتے ہیں تو دوسری طرف حالیہ سیلاب کے حالات میں مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کر رہے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدام الاحمدیہ نے اس میں بڑا کام کیا ہے) پھر کہتے ہیں کہ جہاں تک مذاہب کے درمیان خوشگوار تعلقات پیدا کرنے کا سوال ہے تو آج کے دن منعقد ہونے والی یہ تقریب اس بات کی شہادت دے رہی ہے کہ آپ لوگ اپنے مشن میں کس قدر سنجیدہ ہیں کہ مختلف مذاہب کے لوگ مل بیٹھیں اور پوری دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔ مجھے اس بات کی بے حد مسرت ہے کہ اس اجلاس میں حکومتِ برطانیہ کی نمائندگی بھی ہو رہی ہے۔ ہم لوگ امام جماعت احمدیہ اور دیگر مذاہب کے نمائندگان اور دیگر مہمانان کے ساتھ مل کر اس بات پر غور کریں گے کہ مختلف ادیان ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کر کے کس طرح دنیا میں امن کے قیام میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

پھر ملکہ جو چرچ آف انگلینڈ کی سربراہ ہیں، اُن کے پرائیویٹ سیکرٹری نے لکھا کہ ملکہ عالیہ انگلستان کے لئے جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے اپنے صد سالہ جشن کے موقع پر Guildhall میں اس عظیم الشان جلسہ ہائے مذاہب عالم کا انعقاد باعث مسرت ہے۔ ملکہ عالیہ کو اس جلسہ کے مقاصد جان کر بہت خوشی ہوئی اور وہ آپ کے پیغام بھجوانے کی درخواست پر بہت ممنون ہیں۔ ملکہ عالیہ کی آپ سب کے لئے دلی تمنا ہے کہ جلسہ ایک کامیاب اور یادگار جلسہ ہو جائے۔

یہ تو غیروں کے کچھ تاثرات تھے۔

جو میں نے وہاں کہا اُس کا خلاصہ بھی بیان کر دوں۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ بہت سارے لوگوں نے لگتا ہے سنا بھی نہیں اور اخبار میں اس طرح کھل کے آیا نہیں۔ جو میں نے کہا وہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ انسانوں کی اصلاح ہو اور انسان خدا تعالیٰ کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں اور اُس کی مخلوق کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں اور اسی مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ انبیاء کو دنیا میں بھیجتا ہے۔ جو انبیاء کی بات سنتے ہیں وہ لوگ کامیاب ہوتے ہیں۔ جنہوں نے انکار کیا وہ بدانجام کو پہنچے۔ ہر وہ قوم جس نے انبیاء اور مذہب کی مخالفت کی، خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوؤں کا انکار کیا، خدا تعالیٰ کے وجود کا انکار کیا اور یہ

کہا کہ یونہی باتیں ہیں۔ نہ کوئی خدا ہے اور نہ کسی قسم کا کوئی عذاب ہے، نہ سزا ہے۔ ایسی تمام قومیں پھر ختم ہوگئیں۔ قرآنِ کریم ایسی قوموں کی تاریخ سے بھرا پڑا ہے۔ مختلف جگہوں پر اس کا بیان ہے۔ اسی طرح دوسرے مذاہب کی کتب بھی اس بات کو بیان کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرستادوں کے منکر تباہ ہو گئے۔ پس یہ باتیں ہمیں سوچنے پر مجبور کرنے والی ہونی چاہئیں کہ یہ قصے کہانیاں نہیں ہیں بلکہ ہر مذہب کی تاریخ اس کی گواہی دیتی ہے کہ یہ سچ تھا۔

پھر میں نے بتایا کہ میں جس آسمانی کتاب کو مانتا ہوں وہ قرآنِ کریم ہے۔ اور وہ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ خدا تعالیٰ انبیاء کو بھیج کر اس بات کو رائج کرنا چاہتا ہے کہ انسان روحانیت کے اعلیٰ معیار قائم کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرے اور اُس کا حق ادا کرے۔ اسی طرح اعلیٰ اخلاق کے معیار قائم کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا کرے۔ مَیں نے پھر بتایا کہ جب خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا تو آپ نے اس کے حصول کے لئے تبلیغ کو انتہا تک پہنچایا۔ اور صرف تبلیغ ہی نہیں کی بلکہ راتوں کو اس شدت سے اس کے نتائج حاصل کرنے اور لوگوں کے دلوں اور سینوں کو کھولنے کے لئے دعائیں کیں کہ آپ کی سجدہ گاہیں آنسوؤں سے تر ہوجاتی تھیں۔ آپ کے دل میں انسانیت کی اصلاح اور اُسے تباہی سے بچانے کے لئے جو درد تھا وہ بیان نہیں کیا جاسکتا۔ آپ کی اس تڑپ اور دعاؤں کی حالت کو دیکھ کر خدا تعالیٰ نے آپ کو یہ بھی فرمایا کہ اگر وہ تیری بات نہ مانیں تو کیا تو اپنی جان کو ہلاک کر لے گا؟ مَیں نے پھر کہا کہ لیکن خدا تعالیٰ نے یہ کہہ کر بس نہیں کر دیا۔ دعاؤں کی قبولیت کو ردّ نہیں کر دیا بلکہ ان دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشا۔ اس درد کی تسکین کے سامان کئے اور وہ لوگ جو ہر قسم کی برائیوں میں مبتلا تھے، اُن سے برائیوں کو چھڑا کر بااخلاق اور خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے والا بنا دیا۔ یہ تبدیلی کوئی دنیاوی طاقت نہیں کر سکتی تھی۔ یہ خالص اُس خدا کا فعل تھا جو دعاؤں کو سننے والا اور دلوں پر قبضہ رکھتا ہے۔

پھر میں نے بتایا کہ دشمنوں سے حسنِ سلوک کی بھی ایسی مثالیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمائیں کہ جس کی دنیاوی معاملات میں کہیں مثال نہیں مل سکتی۔ دشمنوں کو، اُن دشمنوں کو جنہوں نے مکہ میں دشمنی کی انتہا کی ہوئی تھی، فتح مکہ کے موقع پر اس طرح معاف فرمایا کہ جس طرح انہوں نے کبھی کوئی غلطی یا شرارت کی ہی نہ ہو۔ ہر ایک کافر کو بھی امن سے قانون کے دائرے کے اندر رہنے کی شرط پر معاف فرما دیا اور اس حسنِ سلوک کو دیکھ کر بڑے دشمن جو تھے، بہت بڑے بڑے اور کفر میں بڑھے ہوئے جو تھے، بے اختیار ہو کر بول اُٹھے کہ ایسا جذبہ صرف خدا تعالیٰ کے نبی کا ہی ہوسکتا ہے۔ اور یقیناً اسلام برحق ہے۔ اور پھر وہ بھی ایمان لے آئے۔

(ماخوذ از دلائل النبوۃ و معرفة احوال صاحب الشريعة جلد 5صفحه 58باب ما قالت الانصار حين امن ......دارالكتب العلمية بيروت 2002ء)

پھر میں نے بتایا کہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین فرمایا ہے اور یقیناً آپ رحمت کے انتہائی مقام پر پہنچے ہوئے تھے اور ایسی ہزاروں مثالیں ہیں جو یقیناً خدا تعالیٰ کے کلام کی سچائی کا ثبوت ہیں جو آپ کی رحمت کی دلیل کے طور پر پیش کی جاسکتی ہیں۔

پھر میں نے بتایا کہ اس کے باوجود کہ آپ رحمۃ للعالمین تھے، اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سختی اور جنگوں کا جو الزام لگایا جاسکتا ہے اور آجکل بھی اس دنیا میں لگایا جاتا ہے، یہ تاریخی حقائق سے لاعلمی کا نتیجہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی جنگوں میں پہل نہیں کی۔ مکہ میں ظلم سہے۔ جب یہ ظلم ناقابلِ برداشت ہوئے تو مدینہ ہجرت کی۔ کبھی بدلے نہیں لئے۔ لیکن جب مکّہ والوں نے مدینہ پر مسلمانوں کو ختم کرنے کے لئے حملہ کیا تو پھر خدا تعالیٰ کے اذن سے جواب دیا جس کا قرآنِ کریم میں ذکر ہے۔ وہاں مَیں نے قرآنِ کریم کی سورۃ حج کی یہ دو آیات سنائیں کہ اُذِنَ لِلَّذِیْنَ...... (الحج: 40-41) یعنی اُن لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جا رہا ہے، قتال کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ اُن پر ظلم کئے گئے۔ اور یقیناً اللہ اُن کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ یعنی وہ لوگ جنہیں اُن کے گھروں سے ناحق نکالا گیا۔ محض اس بناء پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع اُن میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی، جس میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور یقیناً اللہ ضرور اُس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور اور کامل غلبہ والا ہے۔

میں نے بتایا کہ اس آیت کی روشنی میں مظلوموں کو دفاع کی اجازت دی گئی۔ دوسرے اس اجازت میں تمام مذاہب کو محفوظ کیا گیا ہے اور پھر یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ خدا تعالیٰ طاقتوں کا مالک ہے، وہ کفار کے خلاف کمزور مسلمانوں کی مدد کی طاقت رکھتا ہے۔ کفار باوجود اپنی تمام تر طاقت کے اور ہتھیاروں کے شکست کھائیں گے اور خدا تعالیٰ نے اپنے وجود کا ثبوت دیتے ہوئے پھر کمزور مسلمانوں کو کفار پر فتح بھی عطا فرمائی۔ اور اپنے سے بہت بڑے لشکر اور بہت اسلحہ سے لیس لشکر کو شکست دی۔ پس جو جنگیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے خلفائے راشدین نے لڑیں، وہ دفاع کے لئے اور امن قائم کرنے کے لئے لڑیں، نہ کہ حکومتیں حاصل کرنے کے لئے۔ اور اس وجہ سے پھر اس کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت بھی رہی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔

پھر میں نے یہ بتایا کہ (-) کی کمزور اور مذہب سے دور جانے کی حالت کی پیشگوئی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ اور آج اگر (-) کی طرف سے کوئی ظلم ہو رہا ہے یا اُن کی بگڑی ہوئی حالت ہم دیکھتے ہیں تو یہ عین پیشگوئی کے مطابق ہے اور پھر یہ بھی بتایا کہ (-) کی آخری حالت یہ نہیں ہے کہ تم سمجھ لو کہ یہ انتہا ہوگئی اور (-) ختم ہو گئے۔ میرا یہ بھی ایمان ہے اور اس پر مَیں مضبوط ہوں کہ جس طرح (-) کے بگڑنے کی پیشگوئی پوری ہوئی، اُن کی روحانی حالت کی بہتری کی پیشگوئی بھی پوری ہوگی جو مسیح موعود کی آمد کے ساتھ ہونی تھی۔ پھر مَیں نے بتایا کہ مَیں اور جماعت احمدیہ یہ ایمان رکھتی ہے کہ مسیح موعود بانئ جماعت احمدیہ کی صورت میں آ گئے اور اپنے ماننے والوں میں حقیقی (دین) کی تعلیم کو رائج فرما دیا۔ ایک جماعت قائم کر دی جو حقیقی (دین) پر عمل کر رہی ہے اور کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ میں نے یہ بھی بتایا کہ مسیح موعود جو (دینِ حق) کے احیائے نو کے لئے آئے، اُن کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کی تائیدات ہیں۔ مثال کے طور پر مَیں نے تین باتیں پیش کیں کہ یہ تین پیشگوئیاں مثال کے طور پر پیش کرتا ہوں جو آپ کی سچائی کے بارے میں ہیں۔

آپ نے فرمایا تھا کہ اس زمانے میں زلزلوں اور طوفانوں کی بہت زیادہ تعداد ہوگی۔

(ماخوذ از حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 267 تا 269)

جو سچ ثابت ہوئی اور ہم دیکھتے ہیں کہ گزشتہ صدیوں کی نسبت سب سے زیادہ اس صدی میں آئے۔ پھر آپ نے ایک پیشگوئی روسی حکومت کا تختہ اُلٹنے کے بارے میں فرمائی تھی کہ زار کا تختہ الٹا جائے گا۔

(ماخوذ از براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 152)

وہ پیشگوئی سچ ثابت ہوئی۔ پھر ایک تیسری پیشگوئی جنگوں کی بتائی۔

(ماخوذ از براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 152-151)

اور بتایا کہ اب تک ہم دو عالمی جنگیں دیکھ چکے ہیں۔ دنیا پھر اس لپیٹ میں آنے کی کوشش کر رہی ہے۔ دنیا کے فوجی بجٹ باقی تمام ضروریات کو پسِ پشت ڈال رہے ہیں اور صرف فوج بڑھانے اور اسلحہ رکھنے اور فوجی طاقت بننے کی طرف دنیا کی زیادہ توجہ ہو رہی ہے۔ اس لئے دنیا کو پھر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ بدامنی دنیا میں مذہب کی وجہ سے نہیں پھیل رہی بلکہ لالچ اور سیاست اس کی وجوہات ہیں۔ پھر میں نے یہ بھی بتایا کہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائیدات ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتیں تو ہندوستان کے ایک دور دراز قصبہ میں رہنے والا اللہ تعالیٰ کے پیغام کو تمام دنیا میں نہ پھیلا سکتا اور پھر حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد خلافت کا نظام قائم ہوا، جس کے تحت یہ مشن آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے اور یہ جہاں اس زمانے میں خدا تعالیٰ کے وجود کا ثبوت ہے، وہاں جماعت احمدیہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائیدات کا بھی ثبوت ہے۔ یہ میں نے بتایا کہ بانئ جماعت احمدیہ نے ہم میں یہ ادراک پیدا فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کی باتیں کوئی پرانے قصے نہیں ہیں بلکہ خدا تعالیٰ

آج بھی زندہ ہے اور اپنے نیک بندوں سے بولتا اور نشان دکھاتا ہے۔ پس دنیا اس طرف توجہ دے اور اپنی غلطیوں کا الزام خدا اور مذہب کو نہ دے بلکہ اپنے گریبان میں جھانکے۔ خدا تعالیٰ دنیا کو توفیق دے کہ اس پر عمل کرے۔

یہ اس کا خلاصہ ہے جو مَیں نے اُن کو کہا۔ تقریباً تیس پینتیس منٹ کی میری تقریر تھی۔

اس وقت میں بعض تاثرات پیش کرتا ہوں۔ لوگوں کے چہروں سے بہرحال لگ رہا تھا، بعض نے اظہار بھی کیا ہے کہ (دینِ حق) کی تعلیم جو مختصراً پیش کی گئی تھی، اُس کا اُن پر اثر ہے۔

Stein Villumstad یورپین کونسل فار ریلیجس لیڈرز کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "اس طرح مل جل کر بیٹھنا اور مختلف مذاہب کے ماننے والوں کا ایک دوسرے کی بات کو حوصلے سے سننا اور پھر سب کا یہ تسلیم کرنا کہ ہم سب امن کے خواہاں ہیں ایک بہت بڑی کامیابی ہے"۔

پھر انگلستان میں گریناڈا (Grenada) کے ہائی کمشنر HE Joselyn Whiteman یہ کہتے ہیں کہ "یہ بہت زبردست تقریب تھی۔ یہ خیال کہ اتنے سارے مذاہب ایک ہی چھت کے نیچے اس طرح اکٹھے ہو سکتے ہیں ہمارے ایمانوں میں اضافہ کا باعث ہے اور اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ آج کل دنیا کے مسائل کے حل کے لئے لوگوں کو اکٹھا کس طرح کیا جا سکتا ہے"۔

پھر Mak Chishty، جو لنڈن میں میٹروپولیٹن پولیس میں کمانڈر ہیں، کہتے ہیں کہ "مجھے آج کی تقریب میں یہ بات اچھی لگی کہ ہر کسی نے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کیں۔ دوسرے مذاہب پر نکتہ چینی نہیں کی۔ اور اسی چیز سے ہم میں باہم اتحاد اور یگانگت کا احساس پیدا ہوتا ہے"۔

یہی بات ہے جس کو کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود نے ملکہ کو لکھا بھی تھا کہ (ایسا) ہونا چاہئے۔
(ماخوذ از تحفہ قیصریہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 261)

پھر یورپین پارلیمنٹ میں لندن کے جو نمائندے ہیں Dr. Charles Tannock MEP، وہ کہتے ہیں کہ "مستقبل میں اس رستہ کو اپنانے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ ہم سب خدا تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور ہم یہ نہیں مان سکتے کہ خدا تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ ہم مذہب کے نام پر ایک دوسرے سے اس طرح لڑتے چلے جائیں۔ اس لیے مَیں امن کے اس پیغام کی پُرزور تائید کرتا ہوں۔ احمدیوں کے بارے میں جس بات کو میں قابلِ قدر جانتا ہوں وہ یہ ہے کہ ان کے مذہب کی تعلیمات کا مرکز 'محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں' ہے۔ میرے خیال میں یہ ایک عالمی نوعیت کا پیغام ہے۔ جس قدر مختلف مذاہب مل بیٹھ سکیں اتنا ہی بہتر ہے"۔

Baroness Berridge جو انگلستان کی پارلیمنٹ کی 'آل پارٹی پارلیمنٹری گروپ' (APPG) آن انٹرنیشنل فریڈم آف ریلیجن کی چیئر پرسن ہیں۔ کہتی ہیں: "مجھے آل پارٹی گروپ برائے مذہبی آزادی کی چیئر مین ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ مَیں جانتی ہوں کہ احمدیہ کمیونٹی کس طرح دوسروں کی فلاح و بہبود کے لئے خدمات کرتی چلی جا رہی ہے اور یہ بات امام جماعت احمدیہ نے اپنی تقریر میں بھی کی۔ ہمیں بہت خوشی ہے کہ ہم احمدیہ کمیونٹی کے ساتھ ان کے کاموں میں تعاون کرتے ہیں اور ہمیں اس بات پر بھی خوشی ہے کہ احمدیوں کو اس ملک میں مکمل آزادی حاصل ہے"۔

پھر Kay Carter جو انگلستان کی پارلیمنٹ کے آل پارٹی پارلیمنٹری گروپ (APPG) آن انٹرنیشنل فریڈم آف ریلیجن کے ممبر ہیں۔ کہتے ہیں کہ "امام جماعت احمدیہ نے جو کہا کہ تمام مذاہب میں بنیادی بات ایک ہی نظر آتی ہے یعنی محبت، رواداری اور امن۔ درحقیقت میڈیا میں مذہب کو ایک ایسی چیز بنا کر پیش کیا گیا ہے جو انسانوں کو ایک دوسرے سے لڑانے کا جواز پیدا کر رہا ہے، لیکن جیسا کہ آج کی اس محفل میں ہم نے دیکھا کہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے"۔

پھر یہی چیف ربائی جو تھے اُن کا دوبارہ ایک پیغام (آیا) تھا کہ "امام جماعت احمدیہ کا پیغام امن اور ایک دوسرے کو سمجھنے کے متعلق ہے"۔ نیز یہ کہ "دنیا کے تمام مذاہب کو ایک دوسرے سے تبادلہ خیالات کرنا چاہیے کیونکہ ہم سب آدم کی نسل ہیں اور خدا تعالیٰ کی مخلوق ہیں"۔ کہتے ہیں کہ "ہمیں ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کرنا چاہئے اور امن کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہیے، نہ یہ کہ ہم ایک دوسرے سے لڑنے لگ جائیں بلکہ جس قدر ممکن ہو سکے ہمیں امن کے لیے کوشش کرنی ہے"۔

جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا، یہ ربائی ہیں۔ ان کو یہ چاہئے کہ یہ اسرائیل کی حکومت کو بھی اس بارے میں بتائیں۔

پھر ایک کونسلر سنتوخ سنگھ صاحب کہتے ہیں کہ "میرا خیال ہے کہ امام جماعت احمدیہ یہ بات ہمیں سمجھا رہے ہیں کہ تمام مذاہب میں بہت ساری تعلیمات مشترک ہیں۔ تمام مذاہبِ عالم ہمیں انسانیت کا سبق سکھاتے ہیں۔ ہمیں مل جل کر کام کرنا چاہیے اور ایک دوسرے کا بھلا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے"۔

پھر ناروے سے ان کی ایک سیاسی پارٹی Christian Republic کے Billy Tranger ہیں، وہ کہتے ہیں کہ "امام جماعت احمدیہ نے اپنے خطاب کے آخر میں ایک بہت ہی اہم پیغام دیا ہے کہ ہم سب کو مل کر امن کے قیام کے لئے کام کرنا چاہیے۔ اور میرا خیال ہے کہ یہی وہ امر ہے جس کی اس دنیا کو اس وقت سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ اس پیغام کی ہمیں ناروے میں بھی بہت ضرورت ہے"۔

یونیورسٹی آف ایمسٹرڈم کے پروفیسر Prof. Dr. T. Sunier نے کہا کہ "امام جماعت احمدیہ نے بڑے واشگاف الفاظ میں یہ ثابت کیا ہے کہ اسلام اور قرآن کی تعلیمات تشدد کی بجائے امن کے قیام پر زور دیتی ہیں"۔

پھر Greek Orthodox Patriarch of Antioch سے تعلق رکھنے والے Father Ethelwine نے کہا کہ "مَیں نے احمدیہ (-) جماعت کے مختلف فنکشنز میں شمولیت کی ہے۔ امام جماعت کی شخصیت اور ان کے پیغام کو دل سے سراہتا ہوں۔ ہمیشہ کی طرح اس کانفرنس کی بہترین تقریر جماعت کے خلیفہ کی تھی۔ یقیناً مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اکٹھا کر دینا اور ان سے ان کے مذہب کی بات سننا ایک بہت ہی جرأت مندانہ اور قابلِ قدر اقدام ہے۔ یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے"۔

آئرلینڈ سے ایک صاحب آئے ہوئے تھے، وہ کہتے ہیں کہ "میں اس کانفرنس میں شامل ہوا اور یہاں پر جو پیغام مجھے ملا ہے اس نے مجھے ہلا کر رکھ دیا ہے۔ میں احمدیوں سے یہ کہوں گا کہ آج کل دنیا میں پبلسٹی کے بغیر اپنے پیغام کو پھیلانا بہت مشکل ہے۔ جماعت احمدیہ اس قدر کام کر رہی ہے لیکن مجھے خوشی ہو گی اگر آپ لوگ اپنے کاموں کی تشہیر بہتر طور پر کر سکیں کیونکہ آپ لوگوں کے بارے میں دنیا میں مٹھی بھر لوگ ہی معلومات رکھتے ہیں"۔

جہانگیر سارو صاحب جو یوروپین کونسل آف ریلیجس لیڈرز سے تعلق رکھتے ہیں کہتے ہیں کہ میں مذہباً زرتشتی ہوں۔ میں اس تقریب سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ سب مقررین نے بہت اچھی تقاریر کیں لیکن آخر میں امام جماعت کا خطاب تو بہت ہی بھرپور تھا"۔

پھر رابن ہسّی جو مذہبی تعلیمات کے استاد ہیں کہتے ہیں کہ "اس قدر روحانیت سے پُر یہ تقریب ہو گی مجھے نہیں معلوم تھا۔ میں نے بہت سارے مذاہب کے پیغامات سنے اور میں یقیناً گھر جا کر ان باتوں پر غور کروں گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ امام جماعت احمدیہ کے لیکچر کا متن جلد شائع کیا جائے گا"۔

پھر Reverend Canon Dr. Anthony Cane، ان کا بھی کسی کیتھیڈرل سے تعلق ہے، کہتے ہیں: "کچھ عرصہ پہلے لوگ یہ سمجھنے لگ گئے تھے کہ ہمیں مذہب کی ضرورت نہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ بات حتمی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ یہ بات سراسر بے بنیاد ہے"۔

پھر بیلجیئم کی یونیورسٹی آف Antwerpen سے Dr Lydia جو اپنے ایک colleague کے ساتھ آئی تھیں۔ یہاں سے دو پروفیسر ڈاکٹر شامل ہوئے تھے، ان دونوں نے کہا کہ "اسلام اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی تعلیمات کے حوالہ سے امام جماعت احمدیہ کے خطاب سے وہ بے حد متاثر ہوئے ہیں۔ خطاب سننے کے بعد ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم یونیورسٹی میں اپنے طلباء کو قرآن کریم کا فلیمش ترجمہ دیں گے تا کہ وہ قرآن کریم کو پڑھ کر (دین) کی حقیقی تعلیمات جان سکیں"۔

واپس جا کر ان کو وہاں ترجمہ دے دیا گیا ہے جو اپنی یونیورسٹی میں تقسیم بھی کر رہے ہیں۔ تو اس

سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے (دعوت الی اللہ) کے مزید راستے بھی کھلے ہیں۔

Santiago Catala Rubio (سنتی آ گو کتالہ روبیو) صاحب سپین سے آئے تھے اور میڈرڈ یونیورسٹی میں ریلیجنز کے پروفیسر ہیں۔ کئی کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ جماعت کے ساتھ ان کا قریبی تعلق ہے۔ یورپین پارلیمنٹ برسلز میں 2012ء میں جو تقریب ہوئی تھی وہاں بھی آئے تھے، مجھے ملے تھے۔ کہتے ہیں: ''اگر عالمی مذاہب کی اس کانفرنس کے متعلق اپنے خیالات اور جذبات کا اظہار کرنے لگوں تو اس کانفرنس کی اہمیت اور (-) جماعت احمدیہ کے پیغام کی اہمیت کو بیان کرنے میں کئی صفحات بھر جائیں۔ دنیا کی تاریخ میں مختلف مذاہب تنازعات کا باعث رہے ہیں۔ حتیٰ کہ آج کے دور میں بھی مختلف ثقافتوں مشرق و مغرب، (دین) اور عیسائیت، ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کے مابین اختلاف موجود ہے۔ یہ اختلاف نفرت اور ظلم میں زیادتی کو ہوا دینے کے لئے بطور بہانہ پیش کیا جاسکتا ہے۔ لیکن احمدیہ (-) جماعت کا نعرہ 'محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں' تمام مذاہب کا خلاصہ ہے۔ یہ نعرہ دنیا کے تمام مذاہب اور تمام لوگوں کو ان کے عقائد، حالات اور افکار سے بالا ہو کر یکجا کر دیتا ہے۔ ایک ایسے وقت میں جب (-) کا ایک خاص طبقہ لڑائی، نفرت، ظلم، دوسروں کی اور اپنی زندگیوں کو خطرے میں ڈالنے اور اپنے ہی لوگوں پر حملہ کرنے کی حمایت کر رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اس لئے اس قسم کی تقریبات کو عالمی سطح پر مذہبی اور نظریاتی کمیونٹیز میں بھرپور پذیرائی ملنی چاہئے۔''

میگل گارسیا (Miguel Garcia) یہ پیدرو آباد کے ہیں۔ کانفرنس میں شامل ہوئے تھے۔ یہ میئر بھی رہ چکے ہیں۔ اور انہوں نے اپنے دور میں اس وقت چرچ کی مخالفت کے باوجود 1980ء میں '(بیت) بشارت' بنانے کی اجازت دی تھی۔ (بیت) بشارت کے افتتاح کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو بھی ملے تھے۔ انہوں نے ان کو ایک فریم تحفہ دیا جس پہ کلمہ لکھا ہوا تھا وہ انہوں نے اپنے دفتر میں بھی لگایا ہوا ہے۔ جماعت سے کافی متاثر ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ ''(-) جماعت احمدیہ کی طرف سے مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے وفود، ممبرز آف پارلیمنٹ، سیاسی شخصیات، تعلیم دان اور مختلف انسانی ہمدردی سے تعلق رکھنے والے اداروں کے نمائندگان کو لندن میں جمع کیا گیا تاکہ وہ اتحاد اور امن کے قیام کیلئے ڈائیلاگ کی ضرورت پر غور کریں۔ یہ انتہائی مثبت قدم تھا۔ میں جماعت احمدیہ کو اس تقریب کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور میری خواہش ہے کہ یہ جماعت اپنے مقاصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ میرے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے کہ مجھے جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ کے ساتھ پیدرو آباد میں (بیت) بشارت کے سنگِ بنیاد کے موقع پر 1981ء میں ملنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس کے بعد چوتھے خلیفہ کے ساتھ اسی (بیت) کے افتتاح کے موقع پر 1982ء میں ملنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اب اس کانفرنس کے ذریعہ مجھے جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ کے ساتھ ملنے کی بھی سعادت مل گئی۔ میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے الفاظ سے بہت محظوظ ہوا ہوں۔ انہوں نے جنگ و جدل سے آزاد ایک پُرامن معاشرے کے قیام کے حوالہ سے بات کی ہے اور اُن حکومتوں کی مذمت کی ہے جو دفاع کے نام پر اسلحہ کو انسانیت پر ترجیح دیتی ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ مرزا مسرور احمد نے ایک ایسے معاشرہ کے قیام کے لئے جس کی بنیاد انصاف اور باہمی عزت و احترام پر ہو، مختلف مذاہب کے لوگوں کو ایک جگہ اکٹھا کرنے کی دعوت دی ہے۔ ہم ایک ایسی دنیا میں رہ رہے ہیں جو تضادات سے بھری پڑی ہے۔ بعض ممالک ترقی کی انتہاء کو چھو گئے ہیں جبکہ لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد بھوک اور افلاس کی وجہ سے مر رہی ہے۔ ایک طرف ہم لاکھوں ٹن خوراک سمندر میں پھینک دیتے ہیں اور دوسری طرف کروڑوں لوگ ایسے ہیں جن کو کھانے کے لئے انتہائی مشکل کے ساتھ کچھ ملتا ہے۔ ایک طرف کروڑ پتی افراد کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے تو دوسری طرف معاشرے کے بعض طبقے انتہائی غریب ہو گئے ہیں۔ ایک ایسی دنیا کے قیام کی ضرورت ہو گی جو جنگ کو ترک کر دے اور امن کی خواہاں ہو، جو سب کو ساتھ لے کر مشترکہ طور پر ترقی کرے، جو ناانصافی کے خلاف کھڑی ہو جائے اور معاشرتی انصاف کو فروغ دے۔''

بہر حال یہ چند تبصرے تھے جو میں نے پیش کئے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ دنیا اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کرے۔ اُسے پہچانے اور خدا کو پہچاننے سے ہی اس تباہی سے بچ سکتے ہیں جو ہمارے سامنے کھڑی ہے جس کی وارننگ حضرت مسیح موعود نے اپنے کلام میں، اپنی تحریرات میں بارہا دی ہے۔

اس کے علاوہ میں آج پھر پاکستان کے حالات کے بارے میں بھی دعا کے لئے کہنا چاہتا ہوں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ شرپسند لوگوں سے اس ملک کو بچائے اور احمدیوں کو بھی محفوظ رکھے اور اُن سب لوگوں کو محفوظ رکھے جو امن کے خواہاں ہیں اور اس فتنہ و فساد سے بچنا چاہتے ہیں اور اس کا حصہ نہیں۔

اسی طرح سیریا کے حالات کے بارے میں بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ وہاں بھی احمدیوں کو محفوظ رکھے۔

گزشتہ دنوں پھر ایک احمدی کو بلاوجہ گرفتار کر لیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کی حفاظت فرمائے۔

اور عمومی طور پر دنیا کے لئے بھی دعا کریں۔ جو حالات اب پیدا ہو رہے ہیں لگتا ہے کہ یہ جنگ کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ بعض بڑی حکومتیں اس بات کو سمجھ نہیں رہیں کہ اگر جنگ ہوتی ہے تو کیا خوفناک صورت حال پیدا ہونے والی ہے۔ دنیا بالکل تباہی کے کنارے پر کھڑی ہے۔ ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم ان کے لئے بہت زیادہ دعائیں کریں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

جلسہ یوم مسیح موعود

مکرم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب انچارج بلائینڈ سیکشن خلافت لائبریری ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مجلس نابینا ربوہ نے مورخہ 6/اپریل 2014ء کو یوم مسیح موعود کا اجلاس خلافت لائبریری میں زیر صدارت مکرم سلطان محمود انور صاحب ناظر رشتہ ناطہ منعقد کیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم محمد حسین شاہد صاحب مربی سلسلہ، مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب مربی سلسلہ اور مکرم نصیر احمد بدر صاحب مربی سلسلہ نے تقاریر کیں۔ دو نظموں کے بعد محترم مہمان خصوصی نے نصائح سے نوازا اور دعا کروائی۔ آخر پر ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ حاضری 40 رہی۔

نکاح و تقریب شادی

مکرم سید عبدالکریم طاہر صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد دارالعلوم غربی صادق ربوہ لکھتے ہیں۔

مورخہ 27 فروری 2014ء کو بیت الصادق دارالعلوم غربی صادق ربوہ میں بعد از نماز عصر محترم سلطان محمود انور صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے میری بیٹی مکرمہ سیدہ عصمت عالیہ صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم سمیع اللہ صاحب ابن مکرم اشفاق احمد صاحب آف اوکاڑہ ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر اور میرے بیٹے مکرم سید رفیع الدین صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ عظمیٰ صاحبہ بنت مکرم شریف احمد باجوہ صاحب مرحوم آف گوجرہ ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر کیا۔ مورخہ 29 مارچ 2014ء کو الرفیع بینکوئیٹ ہال میں مکرمہ عظمیٰ صاحبہ کی تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ اس موقع پر مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مورخہ 30 مارچ کو الرفیع بینکوئیٹ ہال ربوہ میں مکرم سید رفیع الدین صاحب کی دعوت ولیمہ اور مکرمہ سیدہ عصمت عالیہ صاحبہ کی تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ اس موقع پر مکرم ملک جمیل الرحمٰن صاحب رفیق پرنسپل جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن نے دعا کروائی۔ مکرم سید رفیع الدین صاحب اور مکرمہ سیدہ عصمت عالیہ صاحبہ مکرم سید عبدالسلام صاحب مرحوم سابق معلم وقف جدید کے پوتے اور پوتی نیز رفقاء حضرت مسیح موعود حضرت سید فاضل شاہ صاحب آف پنجوڑیاں ضلع گجرات اور حضرت سید بہاول شاہ صاحب آف تحصیل روپڑ ضلع انبالہ کی نسل سے ہیں۔ جبکہ مکرم سمیع اللہ صاحب حضرت شیخ نصیر الدین صاحب مکند پوری رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدائے بزرگ و برتر ان دونوں رشتوں کو ہر لحاظ سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم خواجہ محمد مبین صاحب ابن مکرم خواجہ محمد امین صاحب سابق امیر ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔ کہ میری والدہ محترمہ ناروے میں مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ محترمہ کو کامل شفاء اور اچھی صحت والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

مکرم لطیف احمد مصطفیٰ صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری محمد شریف خالد صاحب کی دائیں آنکھ کا آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم سہیل احمد بٹ صاحب محمود آباد کراچی تحریر کرتے ہیں کہ شاہنواز ابن مکرم منور احمد صاحب خادم بیت الحمود محمود آباد کراچی مورخہ 13/اپریل 2014ء کو موٹر سائیکل کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گیا۔ آئی سی یو میں داخل ہے۔ بیہوش ہے۔ احباب سے اس کی مکمل صحت یابی اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ایم ٹی اے کے پروگرام

2 مئی 2014ء

5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	ناگویا میں استقبالیہ
7:15 am	جاپانی سروس
8:10 am	ترجمۃ القرآن کلاس 23 اپریل 1997ء
9:25 am	حضرت مسیح ناصریؑ کا اصل پیغام
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:05 pm	حضور انور کا دورہ مشرق بعید
12:35 pm	سرائیکی سروس
1:25 pm	راہ ہدیٰ
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	دینی وفقہی مسائل
4:35 pm	درس حدیث
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
6:20 pm	سیرت النبی ﷺ
6:55 pm	تلاوت قرآن کریم
7:05 pm	یسرنا القرآن
7:30 pm	Shotter Shondhane
8:40 pm	اسلامی مہینوں کا تعارف
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مئی 2014ء
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	الحوار المباشر Live

3 مئی 2014ء

1:30 am	دینی وفقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مئی 2014ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	حضور انور کا دورہ مشرق بعید
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مئی 2014ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:55 am	جلسہ سالانہ کینیڈا
1:05 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	سٹوری ٹائم
2:00 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مئی 2014ء
5:20 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:05 pm	رنگ بہار
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	الحوار المباشر Live

(بقیہ از صفحہ 1)

کردیا جائے گا۔

☆کتاب کا امتحان دو حصوں میں ہوگا۔ پہلے 284 صفحات کا امتحان یکم جولائی کو اور آخری 285 صفحات کا یکم اکتوبر 2014ء کو ہوگا۔

☆مکمل کتاب کا پرچہ یکم جنوری 2015ء کو ہوگا۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

Android Developer Required

Skylite Communications Rabwah office is in search of a talented & experienced Android Developer.

Requirements:

- Master or Bachelor Degree in Computer Sciences.
- Minimum of 1 Year Experience in apps Developemnt
- Strong OOP concept
- Strong command on Visual Basic, C#, Java, ASP.net, JavaScript, C++, XML

For further information contact us at 047-6215742 or send your CVs at Jobs@skylite.com

Address: Skylite Communications, 4/14, 2nd Floor Bank Al-Falah, Gole Bazar, Rabwah, Distt. Chiniot

تقریب آمین

مکرم قمر احمد سراء صاحب بیت السبوح جرمنی لکھتے ہیں کہ خاکسار کے بھانجے عزیزم سدید احمد شمس ابن مکرم فخر الحق شمس صاحب نائب ایڈیٹر روزنامہ الفضل نے خدا تعالیٰ کے فضل سے ساڑھے پانچ سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ مورخہ 26 مارچ 2014ء کو ان کے گھر واقع دار العلوم وسطی ربوہ میں تقریب آمین منعقد کی گئی۔ اس موقع پر مکرم مجیب احمد طاہر صاحب استاد جامعہ احمدیہ سینئر نے بچے سے قرآن کریم سنا اور محترم چوہدری سمیع اللہ سیال صاحب وکیل الزراعت تحریک جدید نے دعا کرائی۔ عزیزم نے قرآن کریم کا دور اڑھائی ماہ میں مکمل کیا ہے اور قرآن کریم پڑھانے کی سعادت بچے کی والدہ محترمہ سلمیٰ شمس صاحبہ کے حصہ میں آئی۔ بچہ محترم نثار احمد سراء صاحب سابق انچارج بیوت الحمد کالونی ربوہ حال جرمنی کا نواسہ اور محترم حافظ مبین الحق شمس صاحب کا پوتا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو قرآنی انوار سے وافر حصہ عطا فرمائے اور قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

نکاح

مکرم مرزا رشید احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم مرزا احسان رشید صاحب کے نکاح کا اعلان مکرمہ مائرہ زبیر باجوہ صاحبہ بنت مکرم زبیر عبداللہ باجوہ صاحب جوہر ٹاؤن لاہور کے ساتھ مبلغ دس لاکھ روپے حق مہر پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے مورخہ 18 اپریل 2014ء کو بعد نماز مغرب بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں کیا۔ دلہا مکرم مرزا عنایت اللہ صاحب مرحوم ابن حضرت مرزا امیر الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے جبکہ دلہن حضرت چوہدری عبداللہ خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود آف داتا زیدکا، کی نسل سے ہیں۔ جو محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ماموں تھے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ اور خلافت سے وابستہ رہنے والی نیک اور متقی نسلوں کا وارث بنائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 22 اپریل

طلوع فجر	4:05
طلوع آفتاب	5:30
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	6:44

تاج نیلام گھر (گھریلو سامان کی خرید وفروخت کا مرکز)

ہمارے پاس۔ 3 عدد مٹسوبشی (MITSUBISHI) A.C ڈیڑھ ٹن، 6 عدد واٹر ڈسپنسر ہٹاچی، پیناسونک ویکیوم کلینرز، اپنی اصلی حالت میں دستیاب ہیں۔ نیز فرنیچر، صوفہ سیٹ، بیڈ سیٹ، کراکری، کارپٹ، سولر گارڈن لائیٹ 4K، آفس ٹیبل، سونی بوفر سیٹ، بے بی کارٹ وغیرہ

علاوہ ازیں: بیڈ سیٹ، صوفہ سیٹ، کرایہ پر بھی مل سکتے ہیں۔ بیڈ سیٹ مکمل چنیوٹی بمعہ 8 سیٹر صوفہ کنگ بمعہ سنٹر ٹیبل نہایت خوبصورت اصلی کالی ٹالی سے تیار شدہ

ایک عدد Fx گاڑی ماڈل 85ء اپنی اصلی حالت میں لاہور نمبر بھی دستیاب ہے۔

رحمٰن کالونی ڈگری کالج روڈ ربوہ پروپرائیٹر شاہد محمود: 047-6212633,0331-7797210

DEUTSCHE SPRACH SCHULE
INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE

جرمن زبان سیکھئے

27-اپریل سے نئی کلاس کا آغاز
داخلہ جاری ہے

GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری کروائی جاتی ہے۔ رابطہ: عمران احمد ناصر

مکان نمبر 51/17 دار الرحمت وسطی ربوہ 0334-6361138

مکان برائے فروخت

ایک کنال مکان ریلوے روڈ (سابقہ وڈ ورلڈ) 11/20 برائے فروخت ہے۔

001-7058357596/001-7058355194
0335-2279477/0333-4214800

البشیرز اب اوربھی اسٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ

پیچ

جیولرز اینڈ بوتیک ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ

پروپرائیٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چوکی 047-6214510- 049-4423173

مکان برائے فروخت

10 مرلہ پر مشتمل ڈبل سٹوری مکان 6 بیڈ، 6 باتھ، ڈبل کچن واقع ناصر آباد شرقی ربوہ (بالمقابل گراؤنڈ) نیا تعمیر شدہ برائے فروخت ہے۔

رابطہ: 0332-7052473 پراپرٹی ڈیلرز سے معذرت

چوہدری پراپرٹی ایڈوائزر

جائیداد کی خرید وفروخت کا باعتماد ادارہ

047-6216188 گل مارکیٹ ساہیوال روڈ
0300-8135217 نزد جلسہ گاہ ربوہ
0333-6706639

Email:chaudry.property.advisors@hotmail.com

FR-10

Education Concern

Study Abroad in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Holland, Ireland, Malaysia & MBBS in China.

IELTS
Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages
ICOL

Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Salana UK Info
→ Appeal / Reviews
→ Visit / Business Trips
→ Family Settlement
→ Canada Supper Entry (for parents / grand parents)

Education Concern
042-35162310 / 35177124 / 0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

زوجام عشق
مردانہ طاقت کی مشہور دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:047-6212434,6211434